روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 60 | منگل 8 ذیقعدہ 1417ھ ـ 18 امان 1376 ہش 18 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدائش کی غرض یہ ہے کہ تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے بن جاؤ

کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ (دین حق) اس کو جائز نہیں دیکھتا اور رہبانیت دین حق کا منشاء نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے۔ جس قدر اس سے اعراض کرو گے، اسی قدر اس سے عزت بچا لو گے۔ اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلت خرید لو گے۔ نفس مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور ماسوی اللہ سے بکلی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے، لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا۔ جہاں وہ ہوتا ہے۔ وہ دُنیا اور ہی ہوتی ہے۔ وہاں کا آسمان اور زمین اُور ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 64)

اپنی اولاد کیلئے ہر وقت بہت دعائیں کرنی چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ وہ دعائیں بھی ہیں جو بعض دفعہ دور جاتے ہوئے بچوں کو واپس کھینچ لاتی ہیں۔ ایسے رسوں سے وہ جکڑے جاتے ہیں جو دکھائی نہیں دیتے۔ اور قرآن کریم نے جو آسمان کے نظام کے استقرار کا ذکر فرمایا ہے۔ اس میں ایسے ہی رسوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایسے ستونوں سے ہم نے ان کو باندھ رکھا ہے یا ان ستونوں پر قائم رکھا ہے تم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ تو یہ الٰہی نظام ہے۔ جس میں پاک لوگوں کی اولادوں کو بھی خدا بالآخر ایسے رسوں سے جکڑ دیتا ہے کہ اپنے مدار سے باہر نکل نہیں سکتے اور یہ دعاؤں کے رسے ہیں بہت دور تک یہ اپنا کام دکھاتے ہیں۔ پس اگر وقتی طور پر کسی سے غلطی ہو بھی جائے اور وہ بعض باتوں میں جان کر یا غفلت یا لاعلمی کے نتیجے میں اپنی اولاد کے مفادات کے تقاضے نہ پورے کر سکے تو دعائیں اس کا سہارا بن جاتی ہیں اور دعاؤں کے نتیجے میں پھر ایسے بچے ایک حد سے آگے بدکنے کی توفیق نہیں پاتے۔ کیوں؟ وہ رسے وہ ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں رہے مگر موجود ہیں اور یہ دعاؤں کے رسے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک موقع پر اس مضمون کو خوب کھول کر بیان فرمایا۔ آپ سے ایک شکایت کی گئی کہ ایک شخص ہے جو اپنی اولاد پر تربیت کے معاملے میں بہت سختی کرتا ہے، ناواجب سزائیں دیتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اتنا اس پر ناراض ہوئے کہ شاذ کے طور پر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو ایسے غصے کی حالت میں دیکھا گیا ہے آپ نے فرمایا وہ شرک کرتا ہے۔ اس کے اختیار میں ہے تربیت کرنا۔؟ یعنی جہاں تربیت سے غفلت ہو وہ بھی گناہ ہے لیکن تربیت کو اپنے ہاتھ میں سمجھ لینا چاہے ڈنڈے کے زور سے کی جائے یہ بھی ناجائز اور یہ بھی شرک کے مترادف ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو چاہئے کہ دعا کرے یعنی اگر تربیت کے بعد جو مناسب حقوق ہیں تربیت کے وہ ادا کرنے کے بعد پھر بھی کچھ کمی رہ جاتی ہے تو وہ خدا نہیں ہے پھر دعا کرے اور پھر دیکھے کہ دعا اثر دکھائے گی۔ پس حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے کبھی بھی اپنی تربیت پر بناء نہیں کی اس کثرت سے دعائیں کی ہیں بلکہ پیدائش سے بھی پہلے دعائیں شروع کر دیں کہ ان کے نتیجے میں جو کمیاں رہ گئی تھیں اللہ خود پوری کرتا رہا ہے۔ بہت سے ایسے ابتلاء کے دور آئے ہوں گے کئی قسم کے ایسے صدمے پہنچے ہوں گے جو دین پر بھی بد اثر ڈالتے ہیں مگر خدا نے بچایا ہے اس لئے کہ آپ کی اولاد آپ کی دعاؤں کے حصار میں رہی ہے۔ جیسے قلعہ کی فصیلیں ہوتی ہیں وہ اندر رہنے والوں کو بچاتی ہیں اس طرح دعائیں بھی بعض دفعہ قلعہ کی دیواریں بن جایا کرتی ہیں اور وہ بھی وہی دیواریں ہیں جو دکھائی نہیں دیتیں آنکھوں سے، لیکن ان کے اثرات ہم نے دیکھے ہیں۔ جو چیزیں آنکھ سے دکھائی نہیں دیتیں ان کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ وہ ہیں نہیں، یہ پرانے زمانے کی باتیں ہیں۔ آج کل تو واقعتاً سائنس ایسی چیزیں دریافت کر چکی ہے کہ جو نہ دکھنے والی چیزیں ہیں ان میں بہت زیادہ طاقتور چیزیں بند کی جا سکتی

باقی صفحہ 7 پر

کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ترجمہ کلام الٰہی کلاس کا نیا شیڈول

○ احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ترجمہ کلام الٰہی کلاس کا شیڈول بدل دیا گیا ہے۔ اب یہ کلاس منگل بدھ کو پاکستانی وقت کے مطابق شام 7 بجے ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

درخواست دعا

○ محترمہ صاحبزادی طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم محترم نواب مسعود احمد خان صاحب اطلاع دیتی ہیں۔

میرے داماد میر محمود احمد صاحب ابن میر مشتاق احمد صاحب بعارضہ قلب قاہرہ میں بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے ٹیسٹوں کے بعد دل کا اپریشن تجویز کیا ہے جو امریکہ میں ہوگا۔ عنقریب ایک ہفتہ تک وہ اپریشن کے لئے امریکہ جانے والے ہیں۔ احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز عتیق احمد جاوید (وقف نو) بعمر ساڑھے چار سال ابن مکرم رفیق احمد ناصر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ چند دنوں سے شدید بخار کی وجہ سے علیل ہے۔ کمزوری اور تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب سے بچے کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم مرزا منصور احمد صاحب مقیم فرینکفورٹ جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے سات سال بعد 25۔ فروری 1997ء کو بیٹے سے نوازا ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے اس کا نام ازراہ شفقت حضرت صاحب نے مرزا شاہ زیب احمد عطا فرمایا ہے نومولود مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب سابق سٹیشن ماسٹر ربوہ کا پوتا اور ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پڑپوتا اور مکرم شیخ عثمان علی صاحب کارگو مینیجر (ر) پی۔ آئی۔ اے لاہور حال یو۔ کے کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے خادم دین ہونے اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

18- امان 1376 ھش — 18 - مارچ 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

○ ذرا سوچو اور سمجھو۔ خدا کے واسطے عقل سے کام لو اور اس لئے کہ عقل میں جودت اور ذہانت پیدا ہو۔ راستباز اور متقی بنو۔ پاک عقل آسمان سے آتی ہے اور اپنے ہمراہ ایک نور لاتی ہے، لیکن وہ جوہر قابل کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس پاک سلسلہ کا قانون وہی قانون ہے جو ہم جسمانی قانون میں دیکھتے ہیں۔ بارش آسمان سے پڑتی ہے، لیکن کوئی جگہ اس بارش سے گلزار ہوتی ہے اور کہیں کانٹے اور جھاڑیاں ہی اگتی ہیں اور کہیں وہی قطرہ بارش سمندر کی تہہ میں جاکر ایک گوہر شاہوار بنتا ہے۔ بقول کسے ؎

در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اگر زمین قابل نہیں ہوتی، تو بارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا، بلکہ الٹا ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔

○ نیکی ایک زینہ ہے (دین حق) اور خدا کی طرف چڑھنے کا، لیکن یاد رکھو کہ نیکی کیا چیز ہے۔ شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہ زنی کرتا ہے اور ان کو راہ حق سے بہکاتا ہے۔ مثلاً رات کو روٹی زیادہ پک گئی اور صبح باسی بچ رہی۔ عین کھانے کے وقت کہ اس کے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھے ہیں۔ ابھی ایک لقمہ نہیں لیا کہ دروازہ پر آکر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی۔ کہا کہ باسی روٹی سائل کو دے دو۔ کیا یہ نیکی ہوگی؟ باسی روٹی تو پڑی ہی رہنی تھی۔ تنعم پسند اسے کیوں کھانے لگے؟ (-) یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ طعام کو ہیں۔ سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا۔ الغرض اس رکابی میں سے جس میں ابھی تازہ کھانا لذیذ اور پسندیدہ رکھا ہوا ہے۔ کھانا شروع نہیں کیا۔ فقیر کی صدا پر نکال دے، تو یہ تو نیکی ہے۔

○ بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا نیکی کا دروازہ تنگ ہے پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ نص صریح ہے۔ (-) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے، تو اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں، تب کہیں جاکر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی، پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے، کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے، حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں، خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد (صاحب ایمان) کو ملتی ہے۔

○ تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (بری باتوں کو ایسی باتوں سے دور کرو جو نہایت خوبصورت ہوں)

اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے، تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے، لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔

○ قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے۔ اگر کوئی اس امر کا انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں۔ آج کل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں۔

○ بعض نادان شق القمر کے معجزہ پر قانون قدرت کی آڑ میں چھپ کر اعتراض کرتے ہیں لیکن ان کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور قوانین کا احاطہ اور اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایک وقت تو وہ منہ سے خدا بولتے ہیں، لیکن دوسرے وقت چہ جائیکہ ان کے دل، ان کی روح خدائے تعالیٰ کی عظیم الشان اور وراء الوراء قدرتوں کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑے اسے مطلق بھول جاتے ہیں۔ اگر خدا کی ہستی اور بساط یہی ہے کہ اس کی قدرتیں اور طاقتیں ہمارے ہی خیالات اور اندازہ تک محدود ہیں تو پھر دعا کی کیا ضرورت رہی؟ لیکن نہیں۔ میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور ارادوں کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ایسا انسان جو یہ دعویٰ کرے، وہ خدا کا منکر ہے۔ لیکن کس قدر واویلا ہے اس نادان پر جو اللہ تعالیٰ کو لامحدود قدرتوں کا مالک سمجھ کر بھی یہ کہے کہ شق القمر کا معجزہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔

○ انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے؟ ہرگز نہیں (-) دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں، آسمان میں بغیر ستون کے لٹکتے ہیں اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزارہا سال سے اسی طرح چلے آتے ہیں۔ چاند ہر روز ڈھلا ڈھلایا نکلتا ہے۔ آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے۔ جہات کو بتلاتا ہے تو دیوانہ ہو جاؤ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں اور سورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپیہ کی ہو۔ اگر وہ بارہ کی بجائے دس اور دس کی بجائے بارہ بجائے، تو نکمی سمجھی جائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ذرہ برابر فرق نہیں اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت۔ نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں۔

کل وہ کرتے تھے احتساب مرا
آج میں احتساب کرتا ہوں
وہ مجھے بے نقاب کرتے تھے
میں انہیں بے نقاب کرتا ہوں

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

15- جنوری 1993ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مزید فرمایا (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل 6- مارچ 1997ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:-

روس دوبارہ ابھرے گا روس کے متعلق میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ خیال دل سے مٹا دیں کہ کمزور ہو گیا اور ٹوٹ گیا- یہ دوبارہ ضرور ابھرے گا- روس کے اندر طاقت کی وہ اکائیاں موجود ہیں جن میں دھائیاں بننے کی صلاحیتیں موجود ہیں- اس وقت آپ کو اکائیاں دکھائی دے رہی ہیں- لیکن POTENTIALS (خفیہ صلاحیتوں) میں یہی بات ہوا کرتی ہے کہ POTENTIAL اگر صحیح استعمال ہو تو ایک وقت کے بعد بڑھتا ہے پھولتا پھلتا ہے اور زیادہ ہو جایا کرتا ہے- روس میں طاقت کی بڑی بھاری اکائیاں موجود ہیں اور گزشتہ 70 سالہ اقتصادی غلطیوں کے نتیجہ میں روس کو جو نقصان پہنچا تھا یہ دائمی نقصان نہیں ہے- روس نے لازماً ایک بڑی طاقت بن کر ابھرنا ہے- خواہ تمام ریاستیں اکٹھی رہ کر ابھریں یا الگ الگ رہ کر بعد ازاں دوبارہ ایک دوسرے کی طرف GRAVITATE کریں اور ایک دوسرے کی طرف جھکیں اور ایک بڑی وسیع پیمانے کی کنفیڈریشن بنالیں لیکن جو بھی ہوگا اس علاقے کی تقدیر میں دیکھ رہا ہوں کہ آئندہ زمانوں میں اس نے دنیا میں ضرور اہم کردار ادا کرنے ہیں- اس لئے میں جماعت کو روس کی طرف توجہ دلاتا ہوں- اس کے لئے بھی دعائیں کریں کیونکہ اس سے پہلے جب ساری دنیا میں روس کا ہوّا پھیلایا جا رہا تھا اور مغربی پروپیگنڈا کے ذریعہ اس کو دنیا کی سب سے بڑی انسان دشمن طاقت کے طور پر دکھایا جاتا تھا تو اس وقت بھی یہ روس کا ہی فیض تھا کہ غریب ملکوں کو سانس لینے کی آزادی ملی ہوئی تھی- چھوٹے ہو کر بڑوں کو للکارنے کی طاقت تھی- یہ توفیق تھی کہ اگر ان پر ظلم ہوں تو دنیا میں علی الاعلان کہیں کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے اور روس کی حمایت کا ہوّا تھا جو بڑی بڑی طاقتوں کو امریکہ کو اور یورپ کی طاقتوں کو اپنے مقام پر رکھتا تھا- ان کی مجال نہیں تھی کہ اپنے مقام سے ہٹ کر آگے بڑھ کر کسی پر مزید ظلم کر سکیں- ظلم کے ہاتھ جو چل پڑتے تھے اور وہ تیر جو کمانوں سے نکل چکتے تھے ان کو بھی واپس لے لیا جاتا تھا- مصر میں کیا ہوا- اس کی تاریخ آپ کے سامنے ہے- سویز کینال کے جھگڑے کے وقت کیا قصہ ہوا اور بعد میں کیا کاروائیاں ہوئیں- ان کی تفصیل بتانے کا تو وقت نہیں لیکن دنیا کے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو یاد ہوگا اور جن کو یاد نہیں وہ ایک دوسرے سے پوچھ لیں- اب مثلاً پاکستان میں ہر ایک کو میں ساری تفصیل تو نہیں بتا سکتا- لیکن جمعہ کے بعد باتیں ہونگی تو ایک دوسرے سے پوچھیں کہ کیا ہوا تھا تو وہ آپ کو بتا دیں گے کہ کیا کاروائی ہوئی تھی- امریکہ جھک گیا- مغرب جھک گیا- مجبور ہو گئے اور امریکہ روس سے جھکا اور امریکہ نے خود جھک کر یورپ کو جھکایا اور اسرائیل کو جھکایا اور وہ ظالمانہ کاروائی جو EGYPT کے خلاف کی گئی تھی اسے واپس لینے پر مجبور کر دیا تو یہ واقعات کیوں ہوتے تھے- روس کا احسان تھا- پس یہ احسان بالارادہ تھا یا حالات کے تقاضوں کے نتیجہ میں خود بخود ظاہر ہو رہا تھا لیکن احسان احسان ہی ہے- اور دنیا کو ایک قسم کی امن نصیب تھا- وہ امن دنیا سے اٹھ گیا ہے- اس لئے اپنے اس محسن کو دعاؤں میں یاد رکھیں- دعائیں کریں کہ پھر خدا روس کو ایک عظیم طاقت بنا دے لیکن ایسی طاقت بنائے جو اپنے ملک کے باشندوں کے لئے بھی بہتر ثابت ہو اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے باشندوں کے لئے بھی بہتر ثابت ہو- یہ ایسی طاقت بن کر ابھرے جو دین حق کے اس اصول کو سینے سے لگا کر اٹھے کہ ہم نے عالمی عدل قائم کرنا ہے- اور مظلوموں کی حمایت کرنی ہے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے- اس ضمن میں میں نے جو تحریکات پہلے کی ہیں ان میں سے ایک تحریک میں آخر پر آپ کو یاد کراتا ہوں اور خطبہ کا بقیہ حصہ جو میرے نوٹس میں ہے وہ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ بیان ہوگا- میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ روس کے نظام کی ناکامی میں صرف اشتراکی فلسفے کو دخل نہیں تھا- روس کی طاقت اس لئے ٹوٹی ہے کہ اس نظام کی حفاظت کرنے والے دیانتدار نہیں رہے تھے اور نظام کے لحاظ سے اس کے کئی پہلو ہیں میں اقتصادی پہلو سے بات کر رہا ہوں یعنی نظام کے اقتصادی پہلو کے لحاظ سے اس نظام کو لازماً ناکام ہونا ہی تھا اور جب ایک اقتصادی نظام ناکام ہو اور اس کی بنیادی وجہ نظام چلانے والوں کی بڑھتی ہوئی بد دیانتی ہو تو جتنی غربت ملک میں بڑھتی ہے اتنا ہی بد دیانتی کا معیار ملک میں اونچا ہوتا چلا جاتا ہے- اور اس کی سطح بلند ہوتی چلی جاتی ہے- یہ بھی ایک قاعدہ کلیہ ہے جس کو کوئی بدل نہیں سکتا- پس روس کے المیہ کا خلاصہ یہ ہے-

روس کو اقتصادی اور اخلاقی امداد دیں ہم روس کی دو طرح سے خدمت کر سکتے ہیں- ایک اقتصادی بحالی کے ذریعہ جتنی بھی جماعت کو توفیق ہے جماعت روس کے معاملات میں دلچسپی لیکر اور ان کے اقتصادی حالات کو سنبھالنے کے لئے حتی المقدور کوشش کر کے روس کی مدد کر سکتی ہے- دوسرا اخلاقی تعلیم کے ذریعہ- یہ سمجھا کر کہ آپ کی طاقت کا راز آپ کی اخلاقی قوت میں ہے- اگر آپ اخلاقی طور پر اپنی اصلاح کر لیں اور عالمی نوعیت کے (دین حق) کے اخلاقی اصولوں پر قائم ہو جائیں- (دین حق) منظور ہو یا نہ ہو لیکن (دین حق) کے اخلاقی اصول عالمی نوعیت کے ہیں- وہ مقامی حیثیت کے ہیں ہی نہیں- ان کا جغرافیائی حدود سے کوئی تعلق نہیں- جو تعلیم ہے عالمی نوعیت کی ہے- پس (دین حق) کا نام تو لیں مگر یہ بتا کر کہ ہم (دین حق) کی اس تعلیم کی بات کر رہے ہیں جو عالمی نوعیت سے تعلق رکھتی ہے- وہ سب ملکوں پر یکساں اثر کریگی اور ہر ملک کو یکساں قابل قبول ہونی چاہئے- یہ سمجھا کر ان کی اخلاقی بہتری کے لئے کوشش کریں انکی راہنمائی کریں- ان کو اخلاقی اصول بتائیں-

روس میں اچھی بات قبول کرنیکی صلاحیت ہے-

میرا تجربہ یہ ہے کہ روس میں اس وقت غیر معمولی طور پر اچھی بات سنکر قبول کرنے کی صلاحیت ہے- وہ سچی بات کو سچ ہی مانتے ہیں اور جتنا مرضی مخالفانہ دباؤ ہو وہ سچ کے مقابل پر کسی دباؤ کو قبول نہیں کرتے- احمدیت کا پیغام ہم نے جن علاقوں میں پھیلایا ہے خدا کے فضل کے ساتھ وہاں کا رد عمل اتنا صحت مند اور اتنا حیرت انگیز ہے کہ دل حمد سے بھر جاتا ہے اور خدا کے شکر سے آنکھیں بہنے لگتی ہیں- ابھی روس سے ایک وفد واپس آیا ہے ان کی رپورٹ یہ تھی کہ ہم جہاں جہاں گئے ہیں وہاں احمدیت کے پیغام کو انہوں نے برحق قرار دیا- اپنے لئے اچھا مفید جانا اور کھل کر اظہار کیا- یہاں تک کہ ملک کے نائب پریذیڈنٹ نے باقاعدہ ٹیلی ویژن پر یہ اعلان کروایا کہ یہ احمدیت کا پیغام ہے- ہم اس کو قبول کرتے ہیں- یہ سچا ہے اور ہم احمدیوں کو کھلے بازوؤں سے دعوت دیتے ہیں کہ آئیں اور اس ملک میں انسانیت کی خدمت کریں- (-) روس کی نفسیات اس وقت صاف بتا رہی ہے کہ وہ بعض اندھیروں سے روشنی میں آ رہے ہیں اور بعض روشنیاں جو انہوں نے ان اندھیروں میں خود حاصل کی ہیں اور انسانی تجارب سے کمائی ہیں ان کو اپنے سینے سے لگائے رکھا ہے ان کو نہیں چھوڑا- پس یہ وہ نفسیاتی کیفیت ہے- جس میں ہر اچھی بات قبول کرنے کی صلاحیت ہے- میں نے روس کو مخاطب کرتے ہوئے اوپر تلے تین مضامین لکھے اور اس کا رد عمل یہ تھا کہ بعض مضامین سب سے زیادہ وسیع الاشاعت اخباروں نے خود شوق سے شائع کئے- اجازت لیکر شائع کئے- بعض لوگوں نے وہ مضمون اپنے طور پر کتابی صورت میں شائع کر کے آگے تقسیم کئے- بعض ٹیلی ویژنز کے اوپر وہ مضامین سنائے گئے اور ابھی آخری پیغام جو میں نے بھیجا ہے اس کے متعلق

باقی صفحہ 6 پر

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

بچوں کی تربیت

پھر بچوں کے پالنے کا کام ایسا ہے جس میں بہت کچھ تبدیلی کی ضرورت ہے- یورپ میں عورتیں بچے کو پنگھوڑے میں ڈالتی ہیں- چوسنی تیار کر کے اس کے پاس رکھ دیتی ہیں- اور مکان کو تالہ لگا کر دفتر چلی جاتی ہیں- جب بچے کو بھوک لگتی ہے وہ خود چوسنی اٹھا کر منہ سے لگا لیتا ہے- لیکن ہمارے ہاں اگر ماں دو منٹ کے لئے بھی بچے سے الگ ہو تو وہ اتنا شور مچاتا ہے آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ ماں بچے کو الگ نہیں کرتی- اسے ہر وقت اپنے ساتھ چمٹائے پھرتی ہے بچہ پیدا ہوا اور اسے گود میں ڈال لیا- اور پھر تین چار سال تک اسے گود میں اٹھائے پھرتی ہے بلکہ ہمارے ملک میں تو پانچ پانچ سال تک لاڈلے بچوں کو اٹھائے پھرتی ہیں- یہ سارے رواج اس قابل ہیں کہ ان کو بدلا جائے- جب تم ہمت کر کے ان رسوم کو بدلوگی تو آہستہ آہستہ باقی عورتوں میں بھی تمہارے پیچھے چلنے کا شوق پیدا ہو جائے گا- میں نے بتایا ہے کہ سب سے پہلے روٹی پکانے کے طریق میں تبدیلی کی ضرورت ہے- عربوں میں بھی بازار سے روٹی منگوانے کا طریق ہے- مگر وہاں تنور کی خمیری روٹی ہوتی ہے- جتنے ملکوں میں بازار سے روٹی منگوانے کا طریق رائج ہے- ان سب میں خمیری روٹی کھائی جاتی ہے- فطیری روٹی ہمیشہ تازہ ہی پکا کر کھانی پڑتی ہے- بہرحال بغیر اس کے کہ روٹی کا سوال حل ہو یہاں عورتیں فارغ نہیں ہو سکتیں- اور بغیر اس کے کہ بچہ پالنے کے طریق میں تبدیلی ہو یہاں عورتیں فارغ نہیں ہو سکتیں- جب تک بچہ گود میں رہے گا یا ماں بیکار رہنے پر مجبور ہوگی یا بیٹی مجبور رہے گی- کام کے لئے فراغت اسے اس وقت ہو سکتی ہے جب بچے کو پیدا ہوتے ہی پنگھوڑے میں ڈال دیا جائے- اور پھر وقت پر اسے دودھ پلا دیا جائے- گود میں اسے نہ اٹھایا جائے- غرض جب تک یہ سوال حل نہیں ہوتا- ماں کی زندگی بیکار رہے گی- اور جب تک کھانے کا سوال حل نہیں ہوتا عورت کی زندگی کا کوئی فائدہ نہیں- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روزانہ چار وقت کے کھانے کی بجائے صرف دو وقت کا کھانا رکھ لیا جائے اور ناشتہ کا کوئی سادہ دستور نکالا جائے اور کھانے ایسے تیار کئے جائیں جو کئی کئی وقت کام آ سکیں- اور روٹی بازار سے منگوالی جائے- لیکن اگر صبح شام کھانے پکانے اور برتن مانجھنے کا کام عورت ہی کے سپرد رہے گا تو وہ بالکل بیکار ہو کر رہ جائے گی- اور کسی کام کے لئے وقت صرف نہیں کر سکے گی-

(یہ ارشاد 14 جون 1951ء کو فرمایا گیا)
(جامعہ نصرت ربوہ کے افتتاح کے موقعہ پر)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر مہتمم اشاعت

ماہنامہ خالد' ربوہ مارچ 1997ء

جامع اخلاق

آج کی اس محفل میں ہم نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اعلیٰ وارفع اخلاق سے بھرپور گلدستہ سیرت میں سے چند سدا بہار اور خوشبودار پھول چنے ہیں۔ آیئے آپ بھی ان کی بھینی بھینی خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کریں۔

یہی بڑا اعلیٰ وظیفہ ہے حافظ نور محمد صاحب نے بیان کیا کہ "حافظ نبی بخش صاحب نے حضرت صاحب سے ہنس کر عرض کیا کہ یہ (یعنی خاکسار نور محمد) بہت وظیفہ پڑھتے رہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں تو وظیفہ نہیں کرتا صرف کلام الٰہی ہی پڑھتا ہوں۔ آپ مسکرا کر فرمانے لگے کہ تمہاری تو یہ مثال ہے کہ کسی شخص نے کسی کو کہا کہ یہ شخص بہت عمدہ کھانا کھایا کرتا ہے تو اس نے جواب میں کہا کہ میں تو کوئی اعلیٰ کھانا نہیں کھاتا صرف پلاؤ کھایا کرتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کلام الٰہی سے بڑھ کر اور کونسا وظیفہ ہے۔ یہی بڑا اعلیٰ وظیفہ ہے۔"

میں نے ہمیشہ حضرت صاحب کو کلام الٰہی پڑھتے دیکھا ہے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بیان کیا کہ

"ولی اللہ شاہ صاحب جو ہمارے قریبی رشتہ دار تھے اور کپورتھلہ میں سیشن جج تھے۔ ان کے ایک ماموں منشی عبدالواحد صاحب ایک زمانہ میں بٹالہ میں تحصیلدار ہوتے تھے۔ منشی عبدالواحد صاحب کو اکثر اوقات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب قادیان لے کر جایا کرتے تھے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حضرت صاحب کی عمر چودہ پندرہ سال کی ہوگی۔ اس عمر میں حضرت صاحب سارا دن کلام الٰہی پڑھتے رہتے اور حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے تھے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب حضرت صاحب کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ بیٹا کسی سے غرض نہیں رکھتا۔ سارا دن (خانہ خدا) میں رہتا ہے اور کلام الٰہی پڑھتا رہتا ہے۔ منشی عبدالواحد صاحب قادیان بہت دفعہ آتے جاتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے ہمیشہ حضرت صاحب کو کلام الٰہی پڑھتے دیکھا ہے۔"

("شمائل" طبع اول صفحہ 23)

یا اللہ تیرا کلام ہے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بیان کیا کہ

"حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جب وہ اپنے کمرے یا حجرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کرلیا کرتے تھے۔ یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے۔ جب کچہری سے فارغ ہوکر آتے تو دروازہ بند کرکے اپنے شغل اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ عام طور پر انسان کی عادت متجسس واقع ہوئی ہے۔ بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کرکے کیا کرتے ہیں۔ ایک دن ان ٹوہ لگانے والوں کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اس مخفی کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلّی پر بیٹھے ہوئے کلام الٰہی ہاتھ میں لئے دعا کر رہے ہیں یا اللہ تیرا کلام ہے۔ مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں۔"

کسی کو تُو نہ کہنا حضرت صاحب نبی بخش صاحب ساکن فیض اللہ چک نے بیان کیا کہ:۔

"حضرت صاحب کی عادت میں داخل تھا کہ خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا کسی کو "تو" کے لفظ سے خطاب نہ کرتے تھے۔ حالانکہ میں چھوٹا بچہ تھا مجھے کبھی حضرت صاحب نے "تو" سے مخاطب نہ کیا تھا۔"

مہمان نوازی کا حق حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا کہ ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت اماں جان حیران ہو رہی تھی کہ ان کو کہاں ٹھہرایا جائے اس وقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے پرندوں کا ایک قصہ سنایا...... اور فرمایا:۔

"دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوگئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرندہ کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آبیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کرکے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں۔ ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں۔ تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کرکے نیچے پھینک دیا اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں اور تنکوں کو جمع کرکے آگ جلائی اور تاپنے لگا تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے آگ کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں۔ اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھا لے۔ چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔" (ذکر حبیب صفحہ 86)

لو حضرت صاحب نے اپنا تبرک دے دیا حضرت قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں اور عبدالرحیم خان صاحب (بیت) مبارک میں کھانا کھا رہے تھے جو حضرت صاحب کے گھر سے آیا تھا۔ ناگاہ میری نظر کھانے میں ایک مکھی پر پڑی۔ میں نے کھانا ترک کر دیا اس پر حضرت صاحب کے گھر کی ایک خادمہ کھانا اٹھا کر واپس لے گئی۔ حضرت صاحب اندرون خانہ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ خادمہ نے حضرت صاحب سے یہ ماجرا عرض کر دیا۔ حضرت صاحب نے فوراً اپنے سامنے کا کھانا اٹھا کر اس خادمہ کے حوالہ کر دیا کہ یہ لے جاؤ اور اپنے ہاتھ کا نوالہ بھی برتن میں ہی چھوڑ دیا۔ وہ خادمہ خوشی خوشی ہمارے پاس وہ کھانا لائی اور کہا لو حضرت صاحب نے اپنا تبرک دے دیا ہے۔"

یہاں تک کہ جانوروں کے لئے بھی رحمت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب متوطن کشمیر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ کتا گھر میں گھس آیا اور ہم نے اسے دروازے بند کرکے مارنا چاہا۔ لیکن جب کُتے نے شور مچایا تو حضرت صاحب کو بھی پتہ لگ گیا اور آپ ہم پر ناراض ہوئے۔ چنانچہ ہم نے دروازے کھول کر کتے کو چھوڑ دیا۔"

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سے کسی بچہ نے پوچھا کہ کیا طوطا حلال ہے مطلب یہ تھا کہ ہم طوطا کھانے کے لئے مار لیا کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میاں حلال تو ہے مگر کیا سب جانور کھانے کے لئے ہی ہوتے ہیں؟ مطلب یہ تھا کہ خدا نے سب جانور صرف کھانے ہی کے لئے پیدا نہیں کئے۔ بلکہ بعض دیکھنے کے لئے اور دنیا کی زینت اور خوبصورتی کے لئے بھی پیدا کئے ہیں۔

دلداری سید محمد علی شاہ صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میرے ایک شاگرد نے مجھے شیشم کی ایک چھڑی بطور تحفہ دی۔ میں نے خیال کیا کہ میں اس چھڑی کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کروں گا۔ چنانچہ خاکسار نے قادیان پہنچ کر بوقت صبح جب کہ حضرت صاحب سیر سے واپس تشریف لائے وہ چھڑی پیش کر دی۔ حضرت صاحب کے دست مبارک کی چھڑی میری پیش کردہ چھڑی سے بدرجہا خوبصورت و نفیس تھی۔ لہٰذا مجھے اپنی کوتاہ خیالی سے یہ خیال گزرا کہ شاید میری چھڑی قبولیت کا شرف حاصل نہ کرسکے۔ مگر حضرت صاحب نے بکمال شفقت اسے قبول فرما کر دعا کی۔ بعد ازاں تین چار روز تک میری چھڑی کو لے کر سیر کو تشریف لے جاتے تھے جسے دیکھ کر میرے دل کو تسکین و اطمینان حاصل ہوا۔

وہ بھی کیا برکت ہے؟ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب صاحب نے بیان کیا کہ

"حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی کے آخری زمانہ میں اکثر احباب آپ کے لئے نیا کرتہ بنوا لاتے۔ اور اسے بطور نذر پیش کرکے تبرک کے طور پر حضرت صاحب کا اترا ہوا کرتہ مانگ لیتے تھے۔ اسی طرح ایک دفعہ کسی نے میرے ہاتھ ایک نیا کرتہ بھجوا کر پرانے اترے ہوئے کرتے کی درخواست کی۔ گھر میں تلاش سے معلوم ہوا کہ اس وقت کوئی اترا ہوا بے دھلا کرتہ نہیں۔ جس پر آپ نے اپنا مستعمل کرتہ دھوبی کے ہاں کا دھلا ہوا دیئے جانے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تو دھوبی کے ہاں کا دھلا ہوا کرتہ ہے۔ اور وہ شخص تبرک کے طور پر میلا کرتہ لے جانا چاہتا ہے۔ حضرت صاحب نے ہنس کر فرمانے لگے۔ کہ وہ بھی کیا برکت ہے جو دھوبی کے ہاں سے دھلنے سے جاتی رہے۔ چنانچہ وہ کرتہ اس شخص کو دے دیا گیا۔"

آرام طلبی سے نفرت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بیان فرمایا:۔

"باوجود اس کے کہ آپ (حضرت بانی سلسلہ) دنیا سے متنفر تھے۔ مگر آپ ست ہرگز نہ تھے۔ بلکہ نہایت محنت کش تھے اور خلوت کے دلدادہ ہونے کے باوجود مشقت سے نہ گھبراتے تھے۔ اور بارہا ایسا ہوتا تھا کہ آپ کو جب کبھی سفر پر جانا پڑتا تو سواری کا گھوڑا نوکر کے ہاتھ آگے روانہ کر دیتے اور آپ پیادہ ہی سفر کرتے تھے۔ اور سواری پر کم چڑھتے تھے یہ عادت پیادہ چلنے کی آپ کو آخر عمر تک تھی۔ اور ستر سال سے تجاوز میں جب کہ بعض سخت بیماریاں آپ کو لاحق تھیں۔ اکثر روزانہ ہواخوری کے لئے جاتے تھے اور چار پانچ میل روزانہ پھر آتے۔ اور بعض اوقات سات میل پھر لیتے تھے اور بڑھاپے سے پہلے کا حال آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات صبح کی عبادت سے پہلے اٹھ کر عبادت کا وقت سورج نکلنے سے سوا گھنٹہ پہلے ہوتا ہے) سیر کے لئے چل پڑتے تھے۔ اور وڈالہ تک پہنچ کر جو بٹالہ کی سڑک پر قادیان سے قریباً ساڑھے پانچ میل پر ایک گاؤں ہے۔ صبح کی عبادت کا وقت ہوتا تھا۔"

(رسالہ ریویو اردو بابت ماہ نومبر 1916ء صفحہ 403)

خادموں سے شفقت حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بیان کیا کہ:۔

ایک دن دوپہر کے وقت ہم (بیت) مبارک میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ کسی نے اس کھڑکی کو کھٹکھٹایا جو کوٹھڑی سے (بیت) مبارک میں کھلتی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تشریف لائے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک طشتری ہے جس میں ایک ران بھنے ہوئے گوشت کی ہے۔ وہ حضرت صاحب نے مجھے دی اور خود واپس اندر تشریف لے گئے اور ہم

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

اللہ تعالیٰ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم میاں محمدؐ ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل (مولانا نسیم سیفی صاحب)

آج 7 مارچ بروز جمعہ کے اخبار میں 5 مارچ کو منعقد ہونے والی مبارک تقریب کی رپورٹنگ پڑھ کر مجھے ایک بہت پرانی بات یاد آگئی۔ لدھیانہ کے اس جلسہ میں جس میں حضرت امام ثانی (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب) نے موعود (-) ہونے کا اعلان فرمایا تھا۔ موسلا دھار بارش ہو گئی تھی لیکن اس میں شامل ہونے والے احباب ہمہ تن گوش ہو کر موسم کی شدت سے بے نیاز مسحور ہو کر تقریر سننے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ مجھے حسن اتفاق سے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کے قرب میں بیٹھنے کا شرف حاصل رہا۔ تقریب ختم ہونے پر انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں اس جلسہ کی GRAPHIC رپورٹ تیار کرکے پریس میں بھجوادوں۔ مجھ سے جو بن پڑا میں نے کیا۔ بڑے عرصہ کے بعد ایک ایسا ہی ایمان افروز نظارہ میری آنکھوں نے 5 مارچ کو دیکھا۔ اتفاق سے ایک یہ توارد ہو گیا کہ الفضل کے کہنہ مشق اور واقعات کو ایسے رنگ میں الفضل کے ذریعہ مسرت اور انبساط کی لے میں قارئین تک پہنچانے والے۔ مدیر محترم نسیم سیفی صاحب میرے پہلو میں بیٹھے تھے۔ اور دل ہی دل میں اس مبارک تقریب کا نقشہ کھینچ رہے تھے۔ میرے دل سے یہ دعا نکلتی رہی کہ کاش اس نظارہ کی صحیح طور پر عکاسی کرنے والا کوئی ذمہ دار دوست تقریب کے پورے لوازمات کے ساتھ الفضل میں آنکھوں دیکھا حال لکھ کر دوستوں کی حضرت صاحب سے یگانگت اور یکجہتی کا اظہار کرکے "غریب الدیار" کی خوشی میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرے۔ ہمارے پیارے۔ جان سے محبوب آقا اپنے خادموں کی خوشی غمی میں خاص محبت کے ساتھ شمولیت اختیار فرماتے ہیں۔ پاکستان میں لاکھوں بے بس محبوں میں بنفس نفیس تو شامل نہیں ہوسکتے لیکن موقع محل کی مناسبت کے ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن پر یہ خطوط کے ذریعہ مریدانِ باصفا کی حوصلہ افزائی فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن کس قدر دکھ اور رنج کی بات ہے کہ جب حضرت صاحب کے ہاں خوشی کا موقع آیا۔ تو ہم اپنے آقا کے ساتھ بیٹھ کر اپنے جذبات کا اظہار کرنے سے بھی محروم ہیں۔ آقا کی ذرہ نوازی دیکھیں۔ ہزارہا میل دور بیٹھے بھی ہمیں یاد رکھتے ہیں۔ انگلستان سے نام بنام دعوت نامے بھجواتے ہیں۔ اور شادی کے سلسلہ میں جو ایسی شاندار تقریب منعقد ہوتی ہے۔ اس میں خود موجود نہیں ہوتے۔ جماعت کی عقیدت بھی مثالی ہے۔ حضرت صاحب کی دعوت پر شادی کی مبارک تقریب میں محبت سے شریک ہوتے ہیں۔ اس طرح کہ اپنے آقا کی خوشی میں شریک ہونا اپنے لئے باعث برکت و رحمت تصور کرتے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد اور نیک تمناؤں کے ساتھ کہ پنڈال ایک لازوال اور یادگار تقریب کا منظر پیش کردیتا ہے۔

میں جذبات کی رو میں بہ کر دور نکل گیا۔ کہنا میں یہ چاہتا ہوں کہ الفضل نے جو نقشہ تقریب کا کھینچا ہے۔ اور جس والہانہ محبت آمیز اور عقیدت مندانہ انداز میں رپورٹنگ کی ہے۔ خاکسار کے نزدیک محترم سیفی صاحب نے جماعتی صحافت کے تقاضا کو احسن رنگ میں پورا کر دیا ہے۔ میں الفضل کے غالباً معمر ترین قارئین میں سے ہوں۔ الفضل کا ہر پرچہ محبت اور توجہ سے پڑھتا ہوں۔ "دائیں۔ بائیں" کسی کی تعریف بھی نہیں کرتا۔ لیکن جب مجھے کوئی مضمون یا نوٹ پسند آجائے۔ تو پھر اس کی داد دینے سے رکنا بھی میرے بس کا روگ نہیں۔ الفضل کا متذکرہ تقریب کے متعلق مفصل اور حقیقت پسندانہ نوٹ (دوبارہ کہوں۔ خاکسار کے نزدیک) بہت ہی GRAPHIC اور ایمان افروز ہے۔ مولانا درد صاحب (جن کا میں نے اوپر ذکر کیا) زندہ ہوتے تو میں کہتا۔ ۔ لیجئے۔ الفضل کا یہ نوٹ اس معیار کا ہے نا۔ جسکی آپ لدھیانہ میں مجھے تلقین فرمارہے تھے۔ زندہ باد۔ سیفی صاحب۔ اللہ تعالیٰ لمبے عرصہ تک جماعت کے آرگن کی ادارت آپ کے سپرد کئے رکھے۔

نوٹ:۔ از ایڈیٹر۔ یہ کریڈٹ مکرم یوسف سہیل شوق کو جاتا ہے۔ شوق صاحب الفضل کے نائب مدیر ہیں۔

قرارداد تعزیت

بروفات چوہدری احمد مختار سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ کراچی اپنے سابق امیر مکرم چوہدری احمد مختار کی وفات پر دلی افسوس اور رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں رحمت سے چوہدری صاحب موصوف کی مغفرت فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کے پسماندگان خصوصاً ان کی اہلیہ محترمہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم چوہدری صاحب موصوف پنجاب کے ایک متوسط زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابھی بچہ ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ جس کی وجہ سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ملازمت اختیار کرنا پڑی۔ اگرچہ نامساعد حالات کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا تاہم تحصیل علم کا اس قدر شوق تھا کہ ہر قسم کی کتابیں خرید کر پڑھتے اور اپنی لائبریری میں محفوظ رکھتے۔ چنانچہ مختلف موضوعات پر کتابوں کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ ان کی ذاتی لائبریری میں جمع ہو گیا تھا۔ اور ان کتابوں سے وہ خاطر خواہ فائدہ بھی اٹھاتے تھے۔ چوہدری صاحب موصوف اپنے ذاتی مطالعہ کی بدولت وسیع معلومات رکھتے تھے۔ انگریزی زبان میں بھی خاصی مہارت پیدا کرلی تھی۔ چنانچہ انگریزی میں تحریر و تقریر کا ملکہ حاصل کرلیا تھا۔ علم کلام پر بھی خاصی دسترس تھی۔ اپنی انہی خوبیوں کی بنا پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بعض ممالک میں ان کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ جس کا انہوں نے خوب حق ادا کیا۔ چوہدری صاحب موصوف امام جماعت احمدیہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت صاحب کے ہر حکم پر مستعدی سے عمل پیرا ہوتے اور جماعت کو بھی حضرت صاحب کے احکام پر پوری طرح کاربند رہنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد دہلی سے کراچی آگئے یہاں آنے کے بعد ملازمت ترک کرکے اپنا کاروبار شروع کر دیا پہلے پہل جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری امور عامہ مقرر ہوئے۔ اس دوران زعیم اعلیٰ انصار اللہ بھی رہے۔ 1959ء میں چوہدری عبداللہ خان امیر جماعت کی وفات کے بعد جب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت بنے تو ان کے عہد امارت میں نائب امیر بھی رہے۔ 1965ء میں امیر جماعت منتخب ہوئے اور پھر مسلسل امیر منتخب ہوتے رہے۔ اس طرح 1996ء تک تقریباً 31 سال اس اہم عہدے پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1974ء اور پھر 1984ء کے بعد جماعت پر سخت ابتلا کے دور آئے۔ جس میں جماعت کو سخت جانی اور مالی نقصان پہنچا۔ اس پر آشوب دور میں حضرت امام جماعت الرابع نے سندھ اور بلوچستان کے معاملات کی نگرانی کا کام بھی جماعت کراچی کے سپرد کر دیا۔ چنانچہ چوہدری صاحب موصوف نے اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیا اور ان فرائض کو اتنی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ جس پر حضرت صاحب نے بارہا خوشنودی کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ غفور الرحیم چوہدری صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

OOO

یاد رفتگان

صوفی محمد اسحاق

مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب سلیم

قلبی رنج اور افسوس کے ساتھ میں یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے نہایت ہی عزیز دوست اور قریبی رشتہ دار مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب سلیم بقضائے الٰہی مورخہ 27 فروری کو علی الصبح ساڑھے آٹھ بجے وفات پاگئے ہیں۔ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

آپ مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب آف محلہ دارالبرکات سابق کارکن ٹی۔ آئی کالج ربوہ کے منجھلے بیٹے مکرم سردار مصباح الدین صاحب سابق مربی انگلستان کے واحد داماد تھے۔

مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ایک بہت ہی مخلص اور باغیرت احمدی تھے گورنمنٹ کے محکمہ کسٹم اینڈ ایکسائز میں فیصل آباد میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے ممتاز عہدہ پر فائز تھے اور اپنے مذہب اور عقیدہ کے بارہ میں نہایت نڈر اور بے باک انسان تھے اس بارہ میں ہرگز کسی سے نہ ڈرتے تھے بلکہ برملا اپنا برحق ہونا لائل کے ساتھ ثابت کیا کرتے تھے۔

آپ ایک بہت ہی محبت کرنے والے انسان تھے۔ سب رشتہ داروں سے آپ کا تعلق ایک مثالی تھا اور اگرچہ میرے ساتھ آپ کی رشتہ داری (آپ کی دوسرے نمبر کی بھتیجی عزیزہ امتہ الجمیل حمیرا میری سب سے بڑی بہو ہے) 1980ء میں شروع ہوئی لیکن دو وجوہ کے باعث آپ کو مجھ سے بے حد محبت تھی ایک تو اس وجہ سے کہ چونکہ میں سلسلہ کا مربی تھا اس لئے ہر قسم کی جماعتی خبروں کے لئے وہ میرا بعض اوقات بڑی بے تابی سے انتظار کیا کرتے تھے بلکہ ان کی بیگم صاحبہ نے مجھے کئی دفعہ بتایا کہ مبارک صاحب جب دفتر سے آتے ہیں تو پہلے آپ کا (یعنی میرا) پوچھتے تھے کہ کیا میں آیا تھا یا نہیں اور جب بھی میں پہنچتا تو بہت خوش ہوتے اور پھر مجھ سے جماعت کا حال پوچھتے۔ اچھی خبر پر آپ بہت خوش ہوتے اور تکلیف دہ خبر پر آپ بہت دکھ اور تکلیف محسوس کرتے یہ ان کی سلسلہ سے محبت کی علامت تھی دوسری وجہ جس کے باعث انہیں مجھ سے بہت محبت تھی وہ یہ تھی کہ انہیں دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں جو مشکل پیش آتی اس کا حل وہ مجھ سے حاصل کرتے۔ مشکل سوالات کے جوابات میں انہیں اچھی طرح سمجھا دیتا اور جن حوالوں کی انہیں ضرورت ہوتی تھی وہ بھی میں انہیں مہیا کر دیا کرتا تھا۔

آپ جماعت کی سب مالی تحریکوں میں خوب

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترک فضائیہ کی کردوں پر بمباری

کردوں کا مسئلہ عرصہ دراز سے ترکی، عراق اور ایران کے لئے درد سر بنا ہوا ہے۔ کرد اپنے علاقے میں آزادی اور خود مختاری چاہتے ہیں لیکن ان کا علاقہ تین ملکوں میں منقسم ہے۔ اسی وجہ سے ان کی جدوجہد گویا تین ملکوں کے خلاف ہے اور یہی وجہ ان کی کامیابی میں روک ہے۔ ماضی قریب میں ترکوں کی طرف سے کردوں کے خلاف بڑا سخت ایکشن لیا گیا جس کا بین الاقوامی سطح پر بھی رد عمل ہوا۔ عراق نے حال ہی میں اپنے علاقے میں اپنی پسند کی کرد حکومت قائم کرنے کے لئے ایران نواز کردوں پر فوجی حملہ کرکے ان کو حکومت سے بے دخل کر دیا تھا۔

تازہ خبر کے مطابق ترک فوج نے ایک جھڑپ میں 50 کرد باغیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ جھڑپ عراق سے ملحقہ جنوب مشرقی سرحد پر سرناک کے مقام پر ہوئی۔ ہلاک ہونے والے کردوں کا تعلق کردش ورکرز پارٹی سے تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ترک فوج نے لڑاکا طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کی مدد سے کرد باغیوں کے ٹھکانوں پر حملہ کیا۔

1984ء میں کردوں کی مسلح بغاوت کے آغاز سے اب تک 23 ہزار افراد ان جھگڑوں میں مارے جا چکے ہیں۔

○○○

بابری مسجد کی جگہ پر ہندوؤں کی پوجا

بھارت کے شہر ایودھیا میں گزشتہ روز ایک لاکھ سے زیادہ ہندوؤں نے اس جگہ پر پوجا پاٹ شروع کر دی ہے۔ جہاں چند سال قبل بابری مسجد کو شہید کر دیا گیا تھا۔ ایک انتہا پسند تنظیم وشوا ہندو پرشد کے ایک لیڈر نے گزشتہ روز نئی دہلی میں ایک تقریب میں ایک خبر رساں ایجنسی کو بتایا کہ ہماری تنظیم بابری مسجد کے مقام پر مندر کی تعمیر پر زور نہیں دے گی۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہاں پر مذہبی رسومات ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔ انتہا پسند ہندوؤں نے تاریخی اہمیت کی حامل بابری مسجد 1992ء میں شہید کر دی تھی۔ اس کے نتیجہ میں ہندوستان میں ہندو مسلم فسادات شروع ہو گئے۔ جن میں دو ہزار افراد ہلاک ہو گئے بھارتی حکومت نے اعلان کیا کہ اس جگہ پر بابری مسجد دوبارہ تعمیر کر کے دی جائے گی لیکن اس اعلان پر عمل نہیں ہوا۔ ہندوؤں کی انتہا پسند تنظیمیں یہ چاہتی ہیں کہ بابری مسجد کی جگہ پر مندر تعمیر کیا جائے۔ تاہم اس پر بھی عمل درآمد نہیں کرنے دیا گیا۔

○○○

فلسطینی افسر کا استعفیٰ

ایک اعلیٰ فلسطینی مذاکرات کار نے مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کے اگلے مرحلے پر اٹھ کھڑے ہونے والے تنازعے کی بناء پر اپنے منصب سے استعفیٰ دے دیا۔

وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ یہ قدم فلسطینی صدر یاسر عرفات کی طرف سے اسرائیل پر الزام لگانے کے کچھ گھنٹوں کے بعد کیا گیا۔ یاسر عرفات نے الزام لگایا تھا کہ اسرائیل نے امن کے عمل کو حقیقی بحران سے دوچار کر دیا ہے۔

دریں اثناء مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ وہ صدر کلنٹن سے کہیں گے کہ وہ اسرائیل پر زور ڈالے کہ وہ بیت المقدس میں اسرائیلی آباد کاروں کے لئے مکانات تعمیر کرنے کے منصوبے سے باز آ جائے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق حسنی مبارک نے کہا کہ اسرائیل کا یہ فیصلہ امن کے عمل کو پیچیدہ کر دے گا۔ اور تشدد کی نئی لہر کو اٹھنے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔

اسرائیلی وزیر خارجہ ڈیوڈ لاوی اور فلسطین کے مستعفی ہونے والے فلسطینی اتھارٹی کے اعلیٰ افسر محمود عباس نے گزشتہ روز بیت المقدس کے ایک ہوٹل میں مذاکرات کئے۔ دونوں کے ساتھ ان کے مددگار افسران بھی تھے۔ ان مذاکرات میں فلسطینی حکام نے اسرائیل کے اس فیصلے پر احتجاج کیا کہ اسرائیل مغربی کنارے کے صرف 9 فیصد دیہی علاقوں سے اپنی فوج واپس بلائے گا۔ فلسطینی مذاکرات کاروں نے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل کو مغربی کنارے کا کم از کم 30 فیصد علاقہ ابتدائی طور پر فلسطین کے حوالے کرنا چاہئے۔ نیز فلسطینی افسران نے مشرقی بیت المقدس میں اسرائیل کی حکومت کی طرف سے یہودیوں کے لئے نئے مکانات تعمیر کرنے اور مشرقی بیت المقدس میں فلسطینی اتھارٹی کے چار دفاتر کو بند کئے جانے پر بھی احتجاج کیا۔

○○○

تعارف

ماہنامہ احمدیہ گزٹ-ٹورانٹو کینیڈا

گزٹ کا ستمبر 1996ء کا شمارہ پیش نظر ہے۔ اس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات۔ صاحب ایمان پر ابتلا نہ آنا سنت اللہ کے خلاف ہے کے علاوہ رسول کریم ﷺ کے سکھائے ہوئے محبت کے انداز اپنائے بغیر ہم اللہ کی محبت کو نہیں پا سکتے۔ یہ حضرت امام جماعت الرابع کے خطبہ 5۔ جولائی 1996ء کا خلاصہ ہے۔ مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لیکچر(-) اصول کی فلاسفی کو بطرز سوال و جواب پیش کیا ہے اسی طرح مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمان صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت بیان کی ہے اور پرنس آف ویلز شہزادہ چارلس کے آکسفورڈ سنٹر کے شعبہ اسلامیات میں لیکچر کی تلخیص اور ترجمہ عاتکہ صدیقہ صاحبہ کیلیفورنیا نے پیش کی ہے۔ مکرم منشی علم الدین صاحب جنہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دی۔ کا ذکر کریم الحسن صاحب کی زبان سے پیش کیا گیا ہے۔ نظموں کے حصے میں مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب اور عبدالواسع آدم چغتائی صاحب کے اشعار شامل اشاعت ہیں۔

انگریزی حصے میں حضرت امام جماعت الرابع کے خطبہ 29۔ دسمبر 1995ء کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے جو خاصا تفصیلی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ پورے کا پورا خطبہ درج کیا گیا ہے۔ بیسویں جلسہ سالانہ کی رپورٹ مسٹر ایس۔ ایچ۔ ہادی نے قارئین کی خدمت میں پیش کی ہے۔ خدا تعالیٰ کا اور انسان کا آپس میں تعلق پیر وحید احمد کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

یہ گزٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت اچھے کاغذ اور نہایت خوبصورت ٹائٹل نہایت خوبصورت تحریر میں پیش کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس گزٹ کو دیکھ کر اور فہرست مضامین پر نظر ڈالتے ہوئے جی چاہتا ہے کہ شروع سے لے کر آخیر تک ختم کئے بغیر ہاتھ سے نہ رکھا جائے۔ جیسا کہ اس سے پہلے بھی تعارف کے سلسلے میں بتایا گیا ہے اس کے نگران مکرم مولانا نسیم مہدی امیر و مشنری انچارج ہیں اور مدیر اعلیٰ حسن محمد خان صاحب۔ خان صاحب کے دو نائب ہیں۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہادی اور مکرم عبدالحمید عبدالرحمٰن صاحب اور اسی طرح خواتین مکرمہ طاہرہ ہادی مکرمہ نوروز ملک روزی اور مکرمہ آنسہ طلعت بھی آپ کی مدد کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اس رسالے کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔

احمدیہ گزٹ کے اکتوبر نومبر دسمبر 96ء کے شمارے بھی موصول ہو چکے ہیں۔ ان پر بھی خدا نے چاہا تو عنقریب تعارف کے کالم میں اظہار خیال کیا جائے گا۔

ہم اس بات پر اپنی دلی خوشی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ احمدیہ گزٹ باقاعدگی کے ساتھ نہ صرف شائع ہو رہا ہے بلکہ قارئین کی خدمت میں بغیر کسی تاخیر کے پہنچایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں خدا تعالیٰ مینیجر خلیفہ عبدالوکیل صاحب اور پرنٹر برادرز پرنٹنگ کو جزائے خیر عطا کرے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

بھی مجھے بتایا گیا ہے کہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ یہ پیغام اس سارے ملک میں نشر کیا جائے گا جو خصوصاً مخاطب تھا ویسے تو سارا روس ہی مخاطب ہے یعنی سارا U.S.S.R تو (اللہ نے چاہا تو) ان لوگوں میں نیکی اور سچائی کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ خدمت کے بہت مواقع ہیں دوسرے اقتصادی لحاظ سے وہ سخت بے چینی کی حالت میں ہیں ان کے پاس بہت قدرتی دولتیں ہیں جن کو حقیقت میں صحیح رنگ میں استعمال نہیں کیا گیا اور وہ اسی طرح پڑی ہوئی ہیں۔ کوئی انسان آئے اور ان سے فائدہ اٹھائے لیکن وہ ڈرتے بھی ہیں کہ کہیں EXPLOITER یعنی کسی کی کمزوری اور غربت سے فائدہ اٹھانے والی امیر قومیں آکر یہ نہ کریں کہ ہمیں اور ہی لوٹ مار کر ہماری دولتیں لوٹ کر باہر ملکوں میں بھیجنا شروع کر دیں۔ اس مشکل کا بہترین حل جماعت احمدیہ ہے جو ہر قسم کے ظلم و تشدد اور لوٹ مار کے بنیادی طور پر مخالف ہے۔ پس میں پھر جماعت کے تاجروں کو دعوت دیتا ہوں کہ ازبکستان، قازقستان ادھر تاتارستان اور اس قسم کے جتنے علاقے ہیں مسلمانوں کے ان میں جائیں اور کثرت کے ساتھ خود ذاتی دورے کریں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ کتنے مواقع ہیں۔ ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ وہاں کارخانے بنائیں لیکن ایک نیت خدا کے لئے لیکر جائیں کہ ان قوموں کو لوٹنے کی خاطر نہیں جانا۔ زندہ رہنے کے لئے جو کم سے کم منافع کی ضرورت ہے اس پر اکتفا کرتے ہوئے اقتصادیات کی کایا پلٹنی ہے اور اس کے وہاں بہترین مواقع موجود ہیں۔ دیانتداری کے ساتھ قوم کی خدمت کرنی ہے اور اس خدمت کے ساتھ اس کی روحانی خدمت خود بخود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

سب نے بہت خوشی سے اسے کھایا اور اس شفقت و محبت کا اثر اب تک میرے دل میں ہے۔ اور جب بھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں میرا دل خوشی اور فخر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔"

("شمائل" طبع اول صفحہ 64، 65)

ان کا آواز کیسا اچھا تھا! میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل نے بیان کیا:-

"ایک دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (بیت) مبارک کی چھت پر تشریف فرما تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے۔ حضرت صاحب نے مہمانوں کے لئے پرچ پیالیاں منگوائی ہوئی تھیں۔ میر مہدی حسین صاحب سے وہ گر گئیں اور چکنا چور ہو گئیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ آواز آئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میر مہدی حسین صاحب سے پرچیں ٹوٹ گئیں۔ فرمایا "میر صاحب کو بلاؤ"۔ میر مہدی حسین صاحب ڈرتے ہوئے سامنے آئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ میر صاحب کیا ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ (پیارے آقا) ٹھوکر لگنے سے پیالیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اس پر فرمایا کہ دیکھو جب یہ گریں تھیں تو ان کا آواز کیسا اچھا تھا۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"۔

(کشتی...... صفحہ 17)

المختصر اس مضمون کو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے ایک بیان پر ختم کرتا ہوں۔ یہ بیان کیا ہے؟ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اخلاق کا ہلکا سا نقشہ ہے۔ آپ بیان فرماتے ہیں:۔

"آپ نہایت رؤف و رحیم تھے' سخی تھے' مہمان نواز تھے' اشجع الناس تھے' ابتلاؤں کے وقت جب لوگوں کے دل بیٹھے جاتے تھے' آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے تھے۔ عفو' چشم پوشی' فیاضی' دیانت' خاکساری' صبر' شکر' استغناء' حیاء' غض بصر' عفت' محنت' قناعت' وفاداری' بے تکلفی' سادگی' شفقت' ادب الٰہی' ادب رسولؐ و بزرگان دین' حلم' میانہ روی' ادائیگی حقوق' ایفائے وعدہ' چستی' ہمدردی' اشاعت دین' تربیت' حسن معاشرت' مال کی نگہداشت' حفظ مراتب' حسن ظنی' ہمت اور اولوالعزمی' خودداری' خوش روئی اور کشادہ پیشانی' کظم غیظ...... ' ایثار...... ' انتظام' اشاعت علم و معرفت یہ مختصر آپ کے اخلاق وعادات تھے۔"

ooo

بقیہ صفحہ 5

دل کھول کر حصہ لیا کرتے تھے بلکہ جب بھی جماعت کو کسی ہنگامی چندہ کی ضرورت پڑتی تو آپ فوراً لبیک کہتے اور مطلوبہ رقم دیا کرتے تھے۔ عام لوگوں کی خدمت سے بھی آپ خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔

صدقہ وخیرات بھی بڑی باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ آپ کافی عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے اور روزے نہ رکھ سکتے تھے اس لئے آپ اس کی تلافی کے لئے ہر سال فدیہ دیتے۔ غرباء کے لئے آپ کے دل میں بہت ہمدردی تھی اور آپ بے شمار لوگوں کی مالی اعانت کرنے میں دلی راحت محسوس کیا کرتے تھے۔

مہمان نوازی بھی آپ کا امتیازی وصف تھا اور اس کے لئے آپ کا دستر خوان بہت وسیع تھا اور احمدی اور غیر احمدی احباب کئی دفعہ آپ کے ہاں آئے ہوتے تھے۔

آپ عرصہ تقریباً 20 سال سے مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے اور بوجہ سخت محنت کے آپ کو کئی دفعہ بلڈ پریشر بھی لاحق ہو جایا کرتا تھا کوئی اڑھائی تین سال کی بات ہے کہ آپ کو فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں لیجانا پڑا۔ تین چار روز کے بعد آپ گھر واپس تو آگئے لیکن اس کے بعد آپ کی صحت پھر کبھی پوری طرح بحال نہ ہوئی اور بالآخر آخری دنوں میں انہی دو بیماریوں کے باعث پھر فضل عمر ہسپتال میں آپ کو لیجانا پڑا جہاں پہلے آپ نیم بے ہوش رہے اور آخری چار دن آپ مکمل بے ہوش رہے اور اسی بے ہوشی ہی کی حالت میں 27 فروری بروز جمعرات صبح ساڑھے آٹھ بجے ہسپتال ہی میں انتقال کر گئے۔

آپ کی اولاد پانچ بچیاں اور دو لڑکے ہیں۔ تین بڑی بچیاں شادی شدہ ہیں جن میں سے تیسری کی شادی آپ نے اپنی وفات سے صرف دو ہفتہ قبل کی اور بستر علالت سے ہی اسے روتے ہوئے رخصت کیا جس کا انہیں اور ہم سب کو بہت دکھ محسوس ہوا۔ ایک بچی کی منگنی ہو چکی ہے۔ دونوں لڑکے بھی ابھی ٹی آئی کالج میں زیر تعلیم ہیں آپ کے والدین محترم چوہدری غلام حیدر صاحب سابق کارکن تعلیم الاسلام کالج قادیان ربوہ اور آپ کی والدہ دونوں بہت معمر ہیں اور بیمار ہیں اور اس صدمہ سے وہ اور بھی نڈھال ہیں اب اس سارے خاندان کی دیکھ بھال آپ کی اہلیہ محترمہ مسرت کوثر کے ذمہ ہے جو خود بھی اس صدمہ سے بہت پریشان حال ہے اور اگرچہ ان کے بھائی محترم سردار ناصر احمد صاحب آف چنیوٹ وقتاً فوقتاً ان کی خیر و عافیت دریافت کرنے آجاتے ہیں تاہم اصل بوجھ اب تنہا اس محترمہ خاتون کے سر پر ہے جس کے لئے وہ بہت دعاؤں کی محتاج ہے۔ میری سب قارئین الفضل سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ اس سارے خاندان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر آن اور ہر طرح ان کا کفیل ہو۔ آمین

آپ کی وفات کے وقت آپ کے خاندان کے تقریباً سبھی افراد موجود تھے سوائے مکرم ناصر احمد صاحب آف جرمنی اور ان کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ صدیقہ بیگم کے جو اس وقت تو حاضر نہ ہو سکے لیکن تیسرے روز یہ دونوں بھی بمعہ مسعود احمد صاحب جو صدیقہ بیگم صاحبہ کے خاوند ہیں جرمنی سے بخیریت ربوہ پہنچ گئے اور اس طرح آپ کے خاندان کے سب افراد ایک دفعہ اکٹھے ہو گئے۔

ooo

بقیہ صفحہ 1

ہیں۔ Magnatic Fields کے اندر ایسے Crucibles بنائے گئے ہیں یعنی جن میں بہت زیادہ گرمی پیدا کر کے بعض دھاتوں کو پگھلایا جاتا ہے کہ جن کو عام جو برتن ہیں مادہ چیزوں کے ان کو سنبھال ہی نہیں سکتے۔ ان کی گرمی سے وہ پگھل جائیں اور ختم جائیں لیکن وہ جو برتن ہیں وہ مقناطیسی طاقتوں کے برتن ہیں جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتے اور ان کے اندر وہ چیزیں مضبوطی سے قائم رہتی ہیں اور ان برتنوں کے اندر ان کو اتنا زیادہ گرم کیا جا سکتا ہے کہ مادی چیز کے متعلق آپ خواب میں بھی یہ تصور نہیں کر سکتے۔ تو دیکھنے میں وہ چیز دکھائی نہیں دے رہی لیکن بڑے مضبوط ستون ہیں ساری کائنات کا بوجھ ان ستونوں نے اٹھایا ہوا ہے اور ایسے برتنوں میں جو جدید ترین تجارب ہیں جو عام مادی چیزوں میں ممکن نہیں وہ ایسے برتنوں میں ہو رہے ہیں۔ تو اس لئے دعا کے متعلق کوئی بے وقوف یہ سمجھ لے کہ ہم فرضی باتیں کر رہے ہیں دعا کی ایک دیوار بن گئی' دعا کا ایک قلعہ تعمیر ہو گیا وہ سوچنے والا بے وقوف اور قدیم انسان ہے ہم نہیں۔ ہم نے تو خدا کی ظاہری کائنات میں بھی ایسی حیرت انگیز چیزیں دیکھی ہیں کہ اس کی روحانی کائنات میں ان کا عدم متصور ہی نہیں ہو سکتا۔ وہی خدا ہے جس نے روحانی کائنات بنائی ہے۔ جب اس کی مادی کائنات میں ہم عجائبات دیکھتے ہیں تو یہ خیال کر لینا کہ اس کی روحانی کائنات عجائبات سے خالی ہے بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

تو ایسے لوگوں کو اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں مگر اس وقت کرنی چاہئیں جب دعا کے وقت ہوتے ہیں جب پانی سر سے گزر جائے تو ایک قسم کی موت واقع ہو جاتی ہے اس وقت اعجازی طور پر اللہ چاہے تو جو چاہے دکھا دے مگر عام قانون یہی ہے کہ جو شخص جس طرح خدا سے تعلق رکھتا ہے اس کی اسی حد تک سنی جاتی ہے اور ہر شخص کے لئے اعجاز نہیں دکھائے جاتے۔ وقت کے اوپر آپ علاج شروع کریں تو وہ مرض جو بعد میں خطرناک ثابت ہو سکتا ہے وہ بھی قابو میں آجائے گا اور وقت کے بعد علاج شروع کریں تو شاذ کے طور پر کبھی ہزار' دس ہزار' لاکھ میں سے ایک ایسا بھی ہوتا ہے جو پھر بھی قابو آجاتا ہے۔ مگر یہ غیر معمولی خارق عادت بات ہے اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے یہ مضمون ہمیں خوب کھول کر سمجھا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ روزمرہ کی دعائیں جو تم کرتے ہو ان کی مقبولیت کا تمہارے روزمرہ کے اللہ سے تعلق پر انحصار ہے۔ تم عام تعلقات اللہ سے رکھتے ہو تو دعاؤں کا جو مضمون ہے وہ بھی عام طریق پر تمہارے حق میں جاری ہو گا دعاؤں کے فیض بھی تمہیں اسی حد تک ملیں گے جس حد تک تمہارا خدا تعالیٰ سے ایک روزمرہ کا تعلق ہے۔

(از خطبہ 20 جنوری 1990ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ ثوبیہ ہما صاحبہ سابق ٹیچر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ ایک عرصہ سے ذیابیطس کی مریضہ ہیں۔ اب حالت تشویش ناک ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم ماسٹر نور محمد صاحب خالد عرصہ تقریباً ایک سال سے فالج جیسی موذی مرض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب کچھ پہلے کی نسبت طبیعت بہتر ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ راشدہ فائزہ صاحبہ اہلیہ مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا 27۔ جنوری کو جناح ہسپتال میں اپنڈکس کا اپریشن ہوا۔ مگر بعد میں اپریشن کی خرابی کی بنا پر پیٹ میں (پیپ) پڑ گئی اور تا حال ڈریسنگ ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔

○ محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب مقیم گجرات جو کہ بعارضہ فالج کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور فالج کا اثر دماغ پر بھی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ظہور احمد وڑائچ صاحب اسلام آباد عرصہ تین ماہ سے ایک ٹانگ میں درد کی وجہ سے کافی پریشان ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ سی-ٹی کلاس

برائے سال 97-1996

○ 1۔ گورنمنٹ کالج برائے ایلیمنٹری اساتذہ (زنانہ) لالہ موسیٰ میں گوجرانوالہ ڈویژن کی رہائشی اور اہل امیدواروں سے گورنمنٹ کالج برائے ایلیمنٹری (اساتذہ (مردانہ) لالہ موسیٰ میں ضلع منڈی بہاؤالدین اور تحصیل کھاریاں کے رہائشی اور اہل امیدواروں سے C. T کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 97-3-13 ملاحظہ فرمائیں۔

2۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچر ٹریننگ کالج نارووال نے ضلع نارووال کے رہائشی امیدواروں سے C. T کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت 97-3-13 ملاحظہ فرمائیں۔

3۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج برائے خواتین شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ نے شیخوپورہ' گوجرانوالہ' سیالکوٹ کے اضلاع کے رہائشی امیدواروں سے C. T کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت 97-3-13 ملاحظہ فرمائیں۔

4۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج قصور نے ضلع قصور کے رہائشی اور اہل امیدواروں سے C. T کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت مورخہ 97-3-13 ملاحظہ فرمائیں۔

مندرجہ بالا تمام کالجوں میں درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-3-21 مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ شادی ہالوں اور شادیوں کی تقاریب میں 16 مارچ 1997ء سے کھانا کھلانے پر پابندی کے اعلان کے بعد صوبائی دارالحکومت لاہور میں شادیوں کی تقاریب 16 سے پہلے پہلے نمٹا دی گئیں۔ 16 کو شہر کے کسی شادی ہال میں شادی یا ولیمے کے لئے تقریب منعقد نہ ہوئی۔ وفاقی حکومت کی طرف سے چیف سیکرٹریوں اور وزرائے اعلیٰ کو اس پابندی پر عمل درآمد کی ہدایت کی گئی ہے لیکن اس حکم کی خلاف ورزی کا جرمانہ کس کو ہوگا۔ شادی کرنے والے کو یا میرج ہال کو یہ کسی کو پتہ نہیں۔ نئے قانون کے تحت کھانے پر پابندی ہے جبکہ بوتل اور چائے پر شادی کے مہمانوں کی ضیافت کی جاسکتی ہے۔

○ ایک بھارتی فوجی افسر کو پاکستان کے لئے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا۔ راجستھان پولیس نے شناخت نہیں کی۔ دو پاکستانی اور دو بھارتی بھی پکڑے گئے۔

○ پنجاب میں آٹے کا بحران سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ سندھ سے 80 ہزار ٹن گندم بارٹر سسٹم کے تحت حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ صوبہ پنجاب کے حکام نے سندھ حکومت سے بات چیت مکمل کرلی ہے۔ درآمدی گندم پہنچنے کے بعد سندھ کو واپس کردی جائے گی۔ بحران دو تین روز میں ختم ہوجانے کا امکان ہے۔ عوام کو کم نرخوں پر آٹا فراہم کرنے کے لئے ہفتہ میں تین روز بازار لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے پہلے مرحلے میں اتوار اور منگل بازار اور دوسرے مرحلے میں جمعرات بازار لگائے جائیں گے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ہم نگرانوں کے گورکھ دھندے میں نہیں پڑنا چاہتے۔ انہوں نے ہم سے اچھا نہیں کیا۔ خواجہ طارق رحیم کے بیانات نگرانوں کا اپنا مسئلہ ہیں۔ معراج خالد ہوں یا طارق رحیم وہ سبھی نگران حکومت کا حصہ ہیں۔ وفاق کا کام صوبوں کی کارکردگی کو مانیٹر کرنا ہے۔ امن و امان کی ذمہ داری نبھانے کے لئے انہیں فری ہینڈ دے چکے ہیں۔ درست امن و امان والے اضلاع کے حکام کو کریڈٹ دیں گے۔ وزراء کو کارکنوں کے مسائل بٹانے کا پابند بنایا جارہا ہے۔

○ پیپلزپارٹی نے آئندہ وزیراعظم نہ بننے کے متعلق محترمہ بے نظیر بھٹو کا فیصلہ مسترد کردیا۔ ڈس انفارمیشن پھیلائی جارہی ہے کہ بے نظیر ملک چھوڑنے والی ہیں۔ ان کا جینا مرنا پاکستان کے ساتھ ہے۔ انہیں پھر وزیراعظم دیکھنا چاہتے ہیں۔ اشیائے ضروریہ مہنگی ہوتی جارہی ہیں۔ حکومت ذمہ داریوں کا احساس کرکے عوام کو تحفظ دے۔ یہ باتیں پیپلزپارٹی پنجاب کی ایگزیکٹو باڈی اور ضلعی صدر صاحبان کے ایک اجلاس میں کہی گئیں۔

○ کراچی کے کلفٹن کے ایریا میں سانحہ کلفٹن کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے سامنے اس واقعہ کو مصنوعی طور پر دوہرایا گیا۔ اس کا مقصد واقعہ کو صحیح صورت میں سمجھنا ہے۔ یہ کام عدالتی کمیشن کی ہدایت پر کیا گیا۔ کمیشن کے رکن تینوں جج صاحبان اس موقعہ پر موجود تھے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ پاک بھارت مسائل مذاکرات سے حل ہو جائیں گے۔ پہلے ہی میں اس موقف کا اعادہ کرچکا ہوں۔ توقع ہے کہ مذاکرات منطقی نتیجے پر پہنچیں گے انہوں نے کہا کہ سابق بلدیاتی اداروں کی بحالی یا نئے انتخابات کا فیصلہ وزیراعلیٰ ہی کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ سرحد کی کابینہ جلد بن جائے گی۔

○ خانیوال میں تیز رو (ذوالفقار ایکسپریس) کے ہولناک حادثے کی تحقیقات کے بعد قرار دیا گیا ہے۔ یہ سانحہ ریلوے افسروں کی نااہلی کی وجہ سے پیش آیا۔ تین شعبوں نے سنگین غفلت کا مظاہرہ کیا۔ جس میں ڈرائیور سمیت ٹرین کا عملہ 'فائرمین' گارڈ اور سٹیشن پر متعین عملہ شامل ہے ڈرائیور اور گارڈ نے معاملات چیک کئے بغیر رجسٹر پر دستخط کئے۔ ڈرائیور نے خانیوال سٹیشن پر تیز رو کو چلانے کی کوشش کی تو ویکیوم سسٹم کی خرابی کے باعث گاڑی نہ چلی۔ اعلیٰ افسران کمروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ حالانکہ ان کا کام گاڑی کو سٹیشن سے روانہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ رپورٹ وزیراعظم کے معائنہ سیل نے جاری کی ہے۔

○ ریلوے کے انچارج وزیر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ سانحہ خانیوال کے ذمہ داروں کو عبرتناک سزا دی جائے گی۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے ہدایت جاری کی ہے ییلو کیب میں پھنسی ہوئی لوگوں کی رقوم واپس دلائی جائیں۔ شہباز شریف نے اتوار کے روز بھی عوامی شکایات سنیں۔ اور ان کے حل کے لئے ضروری ہدایات جاری کیں۔ گوجرانوالہ کے ایک معذور نوجوان کا علاج سرکاری خرچ پر کرانے کی ہدایت جاری کی۔

○ آئی ایم ایف نے سرکاری اداروں کے مالی معاملات کی ازخود نگرانی شروع کردی۔ فنڈ کی ٹیم نے سی ڈی اے کے دفتر میں آٹھ سال پرانا ریکارڈ چیک کیا۔ دو پلاٹوں کے الاٹیوں سے پوری قیمت وصول کرنے اور ایک سے زائد الاٹ کئے گئے پلاٹ منسوخ کرنے کی ہدایت کی۔ بڑے اداروں کو مختلف منصوبوں کے لئے دی گئی کروڑوں کی رقوم وصول کرنے کے لئے بھی ٹیمیں بھیجنا شروع کردی ہیں۔ آئندہ مالی امداد حاصل کرنے والے اداروں سے باقاعدہ ضمانت لی جائے گی۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے بتایا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات میں کشمیری رہنماؤں کو بھی شریک کیا جائے گا۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے صدر لغاری سے ملاقات کرکے امن و امان اور سیاسی صورت حال کی رپورٹ پیش کردی۔

○ وزیراعظم نے اخبارات کے خصوصی سرکاری ضمیموں پر پابندی کا فیصلہ ختم کرنے کا حکم جاری کردیا ہے۔ اخبارات نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اے پی این ایس کے صدر مجید نظامی نے کہا ہے کہ اشتہارات پر پابندی اٹھانے سے حکومت اور پریس میں خوشگوار تعلقات قائم ہو جائیں گے۔ امید ہے کہ حکومت دیگر معاملات میں بھی اسی فراخدلی اور حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرے گی۔

○ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر چوہدری جعفر اقبال نے کہا ہے کہ آصف زرداری کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں لانے کی درخواست پر غور کریں گے قانون کے مطابق انہیں اجلاس میں لایا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ پیپلزپارٹی نے ابھی تک قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کا نام نہیں دیا۔

○ سندھ کے وزیراعلیٰ لیاقت جتوئی کی کابینہ کے تین باغی وزراء نے اپنی پسند کے محکمے ملنے پر استعفیٰ واپس لے لئے۔ پیر صبغت اللہ راشدی کو ریونیو' صدرالدین راشدی کو مواصلات اور ورکس' اور ارباب رحیم کو معدنی ترقی اور لائیو سٹاک کے محکمے ملیں گے بات چیت کا آخری راؤنڈ فیصلہ کن ہوا۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر ہم پر جذباتی اور معاشی دباؤ ڈال رہی ہیں۔ انہوں نے زرداری کو سینیٹر بنوا کر ان کی زندگی کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی ہے جو عوام سے دھوکہ ہے۔ نصرت بھٹو کا رویہ بھی ہم سے دوستانہ نہیں رہا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر ملک سے باہر جانے کے لئے پر تول رہی ہیں۔

○ صوبائی دارالحکومت میں آٹے کی قلت پر قابو نہیں پایا جاسکا لوگوں نے آٹا نہ ملنے پر مظاہرے کئے۔ حکومت نے ذخیرہ اندوزوں کو گرفتار کرلیا ہے۔

○ حکومت نے یکم مارچ سے تنخواہوں میں 300 روپے ماہانہ اضافے کا نوٹیفیکیشن جاری کردیا ہے۔ صوبہ کے تمام سرکاری' نیم سرکاری اور خود مختار اداروں کے ملازمین کو فائدہ پہنچے گا۔

○ صدر مملکت نے شادی بیاہ پر کھانے کی پابندیوں کو قانونی بنانے کے لئے ایک آرڈیننس جاری کردیا ہے۔ جو 16 مارچ سے دو سال تک موثر رہے گا۔ اس کو شادی بیاہ آرڈیننس 1997ء کہا گیا ہے۔

○ پیپلزپارٹی کے راہنما جہانگیر بدر نے انکشاف کیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے دور حکومت میں کالا باغ ڈیم کے معاملے پر چاروں صوبوں کا اتفاق رائے حاصل کرلیا تھا۔

○ سابق نگران وزیراعظم ملک معراج خالد کو صوبہ پنجاب میں تعلیمی نظام میں تبدیلیوں کے لئے قائم شدہ ٹاسک فورس کا چیئرمین بنا دیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ بے مقصد تعلیم کو خیرباد کہہ دیا جائے۔